**Journal of World Religions and Interfaith**
ISSN: 2958-9932 (Print), 2958-9940 (Online)
Vol. 3, Issue 1, Spring 2024, PP. 61-78
HEC:https://hjrs.hec.gov.pk/index.php?r=site%2Fresult&id=1089593#journal_result
Journal homepage: https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih
Issue: https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih/issue/view/168
Link: https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih/article/view/2289
DOI: https://doi.org/10.52461/jwrih.v3i1.2289
Publisher: Department of World Religions and Interfaith Harmony, the Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

---

**Title** An Analytical study of Hadiths and Assar Related of Al-Jami' al-Sahih and Al-Kafi's to the Last of Prophethood

**Author (s):**

**Ali Raza Yousaf**
Ph.D Research scholar, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad

**Dr. Syed Abdul Ghaffar Bukhari**
Associate Professor, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad

**Received on:** 13 November, 2023
**Accepted on:** 15 December, 2023
**Published on:** 03 March, 2024

**Citation:** Ali Raza Yousaf, and Dr. Syed Abdul Ghaffar Bukhari. 2023. “An Analytical Study of Hadiths and Assar Related of Al-Jami’ Al-Sahih and Al-Kafi’s to the Last of Prophethood”. *Journal of World Religions and Interfaith Harmony* 2 (2):61-78. https://doi.org/10.52461/jwrih.v3i1.2289.

**Publisher:** The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

Journal of World Religions and Interfaith Harmony by the Department of World Religions and Interfaith Harmony is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

# الجامع الصحیح اور الکافی کی ختم نبوت سے متعلق احادیث و آثار کا تجریاتی مطالعہ

# An Analytical study of Hadiths and Assar Related of Al-Jami' al-Sahih and Al-Kafi's to the Last of Prophethood

**Ali Raza Yousaf**
Ph.D Research scholar, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. Email: alirazayousaf129@gmail.com

**Dr. Syed Abdul Ghaffar Bukhari**
Associate Professor, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. Email: sagbukhari@numl.edu.pk

## Abstract

*Islam is a religion, which has been preached by the Prophets (peace be upon them). The Prophets (peace be upon them) started with Adam (peace be upon him) and ended with Muhammad (peace be upon him). Thus, the Holy Prophet came to this world as the last prophet, no other prophet or messenger will come after him, and the door of prophet hood has been closed on him. That is, you are the last of the prophets. This article will be limited to the analytical study of hadiths and relics related to the end of prophet hood in Al-Jami' al-Sahih (by Muhammad ibn Isma'il) and Al-Kafi (by Muhammad ibn Ya'qub al-Kalini). Al-Jami' al-Sahih is the most authoritative book of Ahlye Sunnah and similarly Al-Kafi is the most authoritative book of Ahlye Tu Shia. Therefore, the hadiths and relics related to the end of prophet hood in these two books will be presented.*

Keywords: Khatam e Nabuwat, Hadith of Al-Jami' al-Sahih, Hadith of Al Kafi.

**تعارف:**

اسلام ایک ایسا دین ہے جس کی دعوت انبیاء کرام علیہم السلام دیتے رہے، انبیاء کرام علیہم السلام کی ابتداء سیدنا آدم علیہ السلام سے ہوئی اور انتہاء سیدنا محمد ﷺ سے ہوئی۔ اس طرح نبی کریم ﷺ آخری پیغمبر کی حیثیت سے اس دنیا میں تشریف لائے، آپ ﷺ کے بعد کوئی اور نبی یا رسول نہیں آئے گا، آپ ﷺ پر نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ یعنی آپ خاتم النبیین کی حیثیت سے ہیں۔ یہ مبحث الجامع الصحیح (از محمد بن اسماعیلؒ) اور الکافی (از محمد بن یعقوب الکلینیؒ) کی ختم نبوت سے متعلق احادیث و آثار کے تجزیاتی مطالعہ تک محدود ہو گا۔ الجامع الصحیح اہل سنت کی معتبر ترین کتاب ہے اور اسی طرح الکافی اہل تشیع کی معتبر ترین کتاب ہے۔ لہٰذا ان دونوں کتب میں ختم نبوت سے متعلق جو احادیث و آثار ہیں ان کو پیش کیا جائے گا۔

**فریضہ تحقیق:**

اس مقالہ میں یہ جاننے کی کوشش کی گئی ہے: ختم نبوت سے کیا مراد ہے؟ لفظ خاتم کی قرآنی تفسیر کیا ہے؟ الجامع الصحیح اور الکافی کی ختم نبوت سے متعلق احادیث و آثار کون کون سی ہیں؟ اور پھر اس کا تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔

**سابقہ کام کا جائزہ:**

بہت سے اہل علم نے اپنے اپنے انداز سے ختم نبوت کے موضوع پر کام کیا ہے، اور اس موضوع کی نئی جہت پر نت نئے انداز سے کام ہو رہا ہے۔ یہ آرٹیکل الجامع الصحیح اور الکافی کی ختم نبوت سے متعلق احادیث و آثار کا تجریاتی مطالعہ تک محدود رہے گا۔ اور اس موضوع پر کام کرنے کی ضرورت باقی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ الجامع الصحیح اہل سنت کی معتبر ترین کتاب ہے اور الکافی اہل تشیع کی معتبر ترین کتاب ہے۔ لہٰذا ان دونوں کتب سے اس موضوع پر کام کرنے کی ضرورت باقی ہے۔

**ختم کا مفہوم:**

عربی میں کسی چیز پر مہر لگانے اور اس کو انتہاء اور تکمیل تک پہنچانے کا نام ختم کہلاتا ہے۔

**خلیل بن احمد کہتے ہیں:**

"خَتَمَ يَخْتِمُ خَتْماً أي: طبع فهو خَاتِمٌ. و الخَاتَمُ: ما يوضع على الطينة، اسم مثل العالم، و الخِتَامُ: الطين الذي يختم به على كتاب."[1]

[1] خلیل بن احمد الفراہیدی، **کتاب العین**، تحقیق: المخزومی وغیرہ (دار مکتبہ الہلال، س ن)، 4:241۔

(ختم مہر لگانے کو کہتے ہیں، جو کیچڑ پر لگایا جائے اور خاتم، عالم کے وزن پر ہے، اور ختام مٹی سے بنی ہوئی وہ مہر ہے جس سے کسی کتاب پر مہر لگائی جاتی ہے۔)

ختم کے سابقہ مطالب کے بنیاد ہمارے زیر غور موضوع سے متعلق جو معانی ہم لے سکتے ہیں وہ یہ ہیں کہ رسالت کا سلسلہ اپنی انتہاء کو پہنچ گیا ہے، اس موضوع کو بند کر دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے خیر کی تکمیل فرما دی ہے اور اس سلسلے میں کوئی کمی نہیں رہنے دی ہے۔

**ختم نبوت کا معنی و مفہوم:**

ختم کے معنی بند کرنے اور مہر لگانے اور آخری کے ہیں۔ اصطلاح میں ختم نبوت کا معنی و مفہوم یہ ہے کہ نبوت کا جو سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا وہ آپ ﷺ پر ختم ہو گیا۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی حقیقی، ظلی یا بروزی اور مجازی نبی دنیا میں بحیثیت رسول نہیں آ سکتا۔

**حافظ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں:**

"أنه قد أرسل إليهم رسوله محمدا صلّى الله عليه وسلّم خَاتَمَ النَّبِيِّينَ، الَّذِي لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ وَلَا رَسُولَ، بَلْ هُوَ الْمُعَقِّبُ لِجَمِيعِهِمْ"[2]

(اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی طرف اپنے رسول محمد ﷺ کو خاتم النبیین بنا کر بھیجا، آپ کے بعد نہ کوئی نبی ہے اور نہ کوئی رسول، آپ سب انبیاء کے آخر میں آئے ہیں۔)

آپ ﷺ کی شریعت و نبوت آخری ہے اور آپ ﷺ کی امت بھی آخری ہے۔ اس لیے آپ ﷺ اللہ کے آخری رسول ہیں۔ اور جو نبوت کا دعویٰ کرے گا، وہ کذاب، اور دجال ہے۔

**علامہ ابن ابی العز الحنفی لکھتے ہیں:**

" فَالْوَاجِبُ اتِّبَاعُ الْمُرْسَلِينَ، وَاتِّبَاعُ مَا أَنْزَلَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ. وَقَدْ خَتَمَهُمُ اللَّهُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَهُ آخِرَ الْأَنْبِيَاءِ، وَجَعَلَ كِتَابَهُ مُهَيْمِنًا عَلَى مَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ كُتُبِ السَّمَاءِ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ، وَجَعَلَ دَعْوَتَهُ عَامَّةً لِجَمِيعِ الثَّقَلَيْنِ، الْجِنِّ

[2] عماد الدین اسماعیل بن کثیر، **تفسیر القرآن العظیم** (بیروت: دار الكتب العلمية، 1419ھ)، 3:63۔

وَالْإِنْسِ، بَاقِيَةً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَانْقَطَعَتْ بِهِ حُجَّةُ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ. وَقَدْ بَيَّنَ اللَّهُ بِهِ كُلَّ شَيْءٍ"[3]

(رسولوں کی پیروی فرض ہے اور جو کچھ اللہ تعالی نے ان پر نازل کیا ہے اس کی پیروی کرنا واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رسولوں کا یہ سلسلہ محمد ﷺ پر ختم کر دیا، آپ ﷺ کو آخری نبی بنایا ہے، آپ ﷺ کی کتاب کو دوسری کتب سماویہ پر گواہ بنایا ہے، آپ ﷺ پر کتاب اور حکمت نازل کی۔ آپ ﷺ کی دعوت کو قیامت تک تمام مخلوقات جن وانس کے لیے عام کیا ہے آپ ﷺ کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے بندوں کی حجت پوری کر دی، جو اللہ تعالیٰ کے ذمے تھی اور آپ ﷺ کے ذریعے ہر چیز کو واضح بیان کر دیا ہے۔)

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین عظامؒ، تبع تابعینؒ ائمہ مجتہدینؒ اور مفسرین، محدثین، اور علماء سمیت پوری امت مسلمہ کا اس بات پر اجماع رہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے ساتھ ہی نبوت و رسالت کا دروازہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کے آنے کی ضرورت باقی نہیں رہی۔

**لفظ "خاتم" کی قرآنی تفسیر:**

قرآن مجید کے سات مقامات پر "ختم" استعمال ہوا ہے۔ جس کو ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے:

1) ﴿خَتَمَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ﴾[4] (اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر لگا دی۔)

2) ﴿وَخَتَمَ عَلَى قُلُوبِكُمْ﴾[5] (اور تمھارے دلوں پر مہر کر دے۔)

3) ﴿خَتَمَ عَلَى سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ﴾[6] (اس کے کان اور اس کے دل پر مہر لگا دی۔)

4) ﴿الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَى أَفْوَاهِهِمْ﴾[7] (آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے۔)

5) ﴿فَإِنْ يَشَإِ اللَّهُ يَخْتِمْ عَلَى قَلْبِكَ﴾[8] (سو اگر اللہ چاہے تو تیرے دل پر مہر کر دے۔)

---

[3] علی بن محمد حنفی، **شرح العقيدة الطحاوية** (بیروت: دار السلام، 2005ء)، 73۔

[4] البقرہ 2:7۔

[5] الانعام 6:46۔

[6] الجاثیہ 45:23۔

[7] یسین 36:65۔

6) ﴿رَحِيقٍ مَخْتُومٍ﴾ [9] (جس پر مہر لگی ہو گی۔)

7) ﴿خِتَامُهُ مِسْكٌ﴾ [10] (اس کی مہر کستوری ہو گی۔)

ان ساتوں مقامات کے اول و آخر سیاق وسباق کو دیکھ لیں۔ "ختم" کے مادہ کو لفظ جہاں کہیں استعمال ہوا ہے۔ ان تمام مقامات پر قدر مشترک یہ ہے کہ کسی چیز کو ایسے طور پر بند کرنا۔ اس کی ایسی بندش کرنی کہ باہر سے کوئی چیز اس میں داخل نہ ہو سکے۔ اور اندر سے کوئی چیز اس سے باہر نہ نکالی جاسکے۔ وہاں پر "ختم" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ مثلاً پہلی آیت کو دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کافروں کے دلوں میں مہر لگادی۔ اس کا معنی یہ ہے کہ کفر ان کے دلوں سے باہر نہیں نکل سکتا اور باہر سے ایمان ان کے دلوں کے اندر داخل نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿خَتَمَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ﴾ [11] (اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر لگادی۔)

زیر بحث آیت خاتم النبیین کا اس قرآنی تفسیر کے اعتبار سے ترجمہ کریں تو اس کا معنی ہو گا کہ نبی کریم ﷺ کی آمد پر اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کے سلسلہ پر ایسے طور پر بندش کر دی، بند کر دیا، مہر لگادی، کہ اب کسی نبی کو نہ اس سلسلہ سے نکالا جاسکتا ہے اور نہ کسی نئے شخص کو سلسلہ نبوت میں داخل کیا جاسکتا ہے۔

**ختم نبوت سے متعلق قرآنی آیات:**

جس طرح یہ بات مسلم حقیقت ہے کہ انسان اس دنیا میں خود اپنے ارادہ سے پیدا نہیں ہوا ہے۔ اسی طرح انسان کی راہنمائی کا معاملہ بھی کسی کی خواہش پر نہیں چھوڑا گیا بلکہ جس کو اللہ تعالیٰ نے چاہا اور جب چاہا نبی بنا کے بھیجا۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ﴾ [12] (رسالت کی جگہ کو اللہ ہی بخوبی جانتا ہے)

---

[8] الشوریٰ 24:42۔

[9] المطففین 25:83۔

[10] المطففین 26:83۔

[11] البقرہ 7:2۔

[12] الانعام 6 :124۔

سیدنا آدمؑ جیسے پہلے انسان ہیں ویسے ہی پہلے نبی بھی تھے اور اسی طرح آخری نبی ہونے کے لیے اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کا انتخاب کیا ہے۔اور یہ بات بھی اللہ تعالیٰ کو منظور تھی کہ نبوت کا سلسلہ آپ ﷺ پر تمام ہو۔نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ [13]

(محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن آپ رسول اللہ اور خاتم النبیین ہیں۔)

اس آیتِ کریمہ کی تشریح میں مشہور مفسرِ قرآن امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ (متوفی 310ھ) نے لکھا ہے:"بمعنى أنه آخر النبيين"اس معنی میں کہ آپ آخری نبی ہیں۔[14]

اس آیتِ کریمہ کی متفقہ تفسیر سے ثابت ہوا کہ خاتم النبیین کا مطلب آخر النبیین ہے اور اسی پر اہلِ اسلام کا اجماع ہے۔

**تنبیہ:** مدینہ منورہ والے قرآن مجید میں خاتِم النبیین (تاء کی زیر کے ساتھ) ہے اور یہ قراءت بھی اسی کی دلیل ہے کہ اس سے مراد آخر النبیین ہیں۔

اور قدرتی طور پر وہ اسباب نہیں رہے جن کے لیے ابن نبی کو بھیجا جاتا تھا۔اور نہ مزید احکام شریعت میں کوئی تبدیلی اللہ تعالیٰ کو مقصود رہی، اس لیے قرآن مجید کو آخری الہامی کتاب اور احادیث رسول ﷺ کو تشریح کے ساتھ تشریح الٰہی کا حصہ بنایا، جس سے شریعت الٰہی کمال کو پہنچ گیا اور نعمت ہدایت کا تکمیل ہو چکا ہے۔جیسے ارشاد ربانی ہے:

﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ [15]

(آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام کو دین کی حیثیت سے پسند کر لیا۔)

دین کے مکمل ہو جانے کا یہی مطلب ہے کہ اب کوئی اور نبی یا دین و شریعت نہیں آئے گی۔دین اسلام کو اللہ تعالیٰ نے کامل کر دیا ہے۔آپ ﷺ سے پہلے جو کتابیں نازل ہوئیں ان میں آپ ﷺ کے بارے میں پشین گویاں کی گئیں۔اگر

---

[13] الاحزاب33: 40۔

[14] محمد بن جریر طبری، جامع البيان في تأويل القرآن (القاہرہ: دار الحدیث، س ن)، 244:9 ۔

[15] المائدۃ5: 3۔

آپ ﷺ کے بعد کسی اور نبی نے آنا ہوتا تو اس کے بارے میں قرآن مجید میں کوئی نہ کوئی پیشین گوئی ہوتی۔ یہ حقائق اس بات پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

اس کی تکمیل نعمت و ہدایت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے اس کو محفوظ بھی کر دیا ہے، جس سے تحریف و تخریب کا خطرہ بھی ختم ہو گیا۔ آپ ﷺ سے پہلے بہت سارے انبیاء کرام اس دنیا میں تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ نے ان پر کتابیں اور صحیفے نازل کیے۔ جب بھی کوئی نبی اس دنیا سے چلا جاتا تو اللہ اس کا جانشین مقرر فرماتا جو اس نبی کی تعلیمات کی حفاظت کرتا اور اسے لوگوں تک پہنچاتا۔ جب آپ ﷺ پر قرآن مجید نازل ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا ذمہ خود لیا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ [16]

(بے شک ہم نے ہی یہ نصیحت نازل کی ہے اور بے شک ہم اس کی ضرور حفاظت کرنے والے ہیں۔)

چونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو نہیں بھیجنا تھا چنانچہ کتاب کی حفاظت کر کے انسانوں کی رہنمائی کا دائمی بندوبست کر دیا ہے اس لیے اب نبی کے آنے کا جواز باقی نہیں رہتا۔

قرآن مجید سے پہلے آسمانی صحائف میں ہمیشہ سے اگلے رسول کے آنے کے بارے میں پیش گوئی ہوتی تھی، اور امت سے عہد لیا جاتا تھا کہ وہ ان پر ایمان لائیں گے، لیکن یہ طریقہ اس آخری شریعت میں موجود نہیں، بلکہ موقوف کر دیا گیا۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَى ذَلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ﴾ [17]

(اور جب اللہ نے سب نبیوں سے پختہ عہد لیا کہ میں کتاب و حکمت میں سے جو کچھ تمہیں دوں، پھر تمھارے پاس کوئی رسول آئے جو اس کی تصدیق کرنے والا ہو جو تمھارے پاس ہے تو تم اس پر ضرور

---

[16] الحجر 15:9۔

[17] آل عمران 3: 81۔

ایمان لاؤ گے اور ضرور اس کی مدد کرو گے۔ فرمایا کیا تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری عہد قبول کیا؟ انھوں نے کہا ہم نے اقرار کیا۔ فرمایا تو گواہ رہو اور تمھارے ساتھ میں بھی گواہوں سے ہوں۔)

اگر نبی کریم ﷺ کے بعد کسی اور نبی کی آمد ممکن ہوتی تو ضرور اللہ تعالیٰ امت کو وضاحت کے ساتھ اس کا ذکر فرما دیتے، لیکن نہ صرف یہ کہ قرآن کریم میں کسی جگہ اس کا کوئی ذکر نہیں ملتا، احادیث نبوی ﷺ بھی اس کے ذکر سے خالی ہے۔ بلکہ دین کی تکمیل اور قرآنی حفاظت اس بات کی روشن دلیل ہے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں۔ اگر آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول نہ ہوتے تو دین کی تکمیل اور قرآنی حفاظت نہ ہوتی۔

**الجامع الصحیح کی ختم نبوت سے متعلق احادیث و آثار:**

1) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

(( كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لاَ نَبِيَّ بَعْدِي))[18]

(بنی اسرائیل کے انبیاء ان کی سیاسی رہنمائی بھی کیا کرتے تھے، جب بھی ان کا کوئی نبی فوت ہو جاتا تو دوسرے ان کی جگہ آجاتے، لیکن یاد رکھو میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔)

سیاست کے معنی کسی چیز کی اصلاح کرنے کے ہیں۔ بنی اسرائیل کی اصلاح حضرات انبیاء علیہم السلام کرتے تھے۔ جب ان میں کوئی فتنہ و فساد رونما ہوتا تو اللہ تعالیٰ اسے دور کرنے کیلئے کسی نبی کا بندوبست کر دیتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا جو پہلے انبیاء علیہم السلام جیسا فریضہ ادا کرے، البتہ میرے خلفاء، بکثرت ہونگے۔ ان کی اطاعت کرنا امت پر واجب ہے۔"

2) سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِي الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ))[19]

[18] محمد بن اسماعیل البخاری، **الجامع الصحیح** كِتَاب أَحَادِيثِ الْأَنْبِيَاءِ ، باب مَا ذُكِرَ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ(الریاض: دارالسلام، 1999ء)، حدیث: 3455-

[19] محمد بن اسماعیل البخاری، **الجامع الصحیح**، كِتَاب الْمَنَاقِبِ ، بَابُ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حدیث: 3532-

(میرے پانچ نام ہیں۔ میں محمد، احمد اور ماحی ہوں (یعنی مٹانے والا ہوں) کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر ہوں کہ تمام انسانوں کا (قیامت کے دن) میرے بعد حشر ہو گا اور میں عاقب ہوں یعنی خاتم النبین ہوں۔)

رسول اللہ ﷺ کے کئی نام ہیں۔ اس حدیث میں صرف پانچ ناموں پر اکتفا کیا گیا ہے کیونکہ یہ نام پہلی کتابوں میں موجود ہیں اور پہلی امتیں ان ناموں کو جانتی ہیں پھر عدد کے مفہوم کا اعتبار نہیں ہوتا کیونکہ ایک عدد اپنے سے زیادہ عدد کی نفی نہیں کرتا۔ اس حدیث میں آخری نام عاقب بیان ہوا ہے۔ اس کی تفسیر اس طرح کی گئی ہے کہ آپ کے بعد کوئی نیا پیغمبر نہیں آئے گا۔ گویا آپ ﷺ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد تشریف لائے ہیں، چنانچہ آپ ﷺ کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا اور دجال ہے۔

3) سیدنا جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی ﷺ نے ایک بہترین اور مکمل گھر (محل) کی مثال کو نبیوں کی مثال قرار دیا۔ جس کی ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( مَثَلِي وَمَثَلُ الأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا، إِلاَّ مَوْضِعَ لَبِنَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ، وَيَقُولُونَ لَوْلاَ مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ))[20]

(میری اور دوسرے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسی کسی شخص نے کوئی گھر بنایا، اسے خوب آراستہ پیراستہ کر کے مکمل کر دیا۔ صرف ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ لوگ اس گھر میں داخل ہوتے اور تعجب کرتے اور کہتے کاش یہ ایک اینٹ کی جگہ خالی نہ رہتی تو کیسا اچھا مکمل گھر ہوتا۔)

امام بخاریؒ نے مذکورہ عنوان سے ایک آیت کریمہ کی طرف اشارہ کیا ہے:

﴿مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾[21]

(محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔)

[20] محمد بن اسماعیل البخاری، **الجامع الصحیح**، كِتَاب الْمَنَاقِبِ ، بَابُ خَاتِمِ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حدیث: 3534۔

[21] الاحزاب 33: 40۔

حدیث کے آخری جملے کا مطلب یہ ہے کہ اگر اینٹ کی جگہ خالی نہ ہوتی تو مکان مکمل ہو جاتا۔ اگلی روایت میں ہے: "میں وہ اینٹ ہوں کیونکہ میرے ذریعے سے نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے"۔ اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ قادیانیوں کا دعویٰ کہ مرزا غلام احمد بھی نبی ہے محض فریب اور دھوکا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت جاری رہنے کا امکان نہیں رہا۔ اور نہ آپ کے بعد کسی اور نبی کو تجویز کرنا ہی ممکن ہے۔

4) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(("إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ، إِلاَّ مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ، وَيَقُولُونَ هَلاَّ وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَأَنَا اللَّبِنَةُ، وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ))[22]

(بے شک میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس آدمی کی طرح ہے، جس نے بہت اچھے طریقے سے ایک گھر بنایا اور اسے ہر طرح سے مزین کیا، سوائے اس کے کہ ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ (چھوڑ دی) پھر لوگ اس کے چاروں طرف گھومتے ہیں اور (خوشی کے ساتھ) تعجب کرتے ہیں اور کہتے ہیں: یہ اینٹ یہاں کیوں نہیں رکھی گئی؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: پس میں وہ (نبیوں کے سلسلے کی) آخری اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔)

واضح رہے کہ وہ اینٹ مکان کے ایک کونے میں رکھی گئی جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اینٹ مکان کے لئے بنیادی حیثیت نہیں رکھتی کہ اس کے بغیر مکان کا وجود ہی باقی نہ رہے بلکہ اس اینٹ سے مکان کی خوبصورتی میں اضافہ ہوا ہے۔ اس کا قطعاً یہ مطلب نہیں کہ اس کے بغیر مکان ناقص تھا کیونکہ ہر نبی کی شریعت اپنے زمانے کے اعتبار سے کامل تھی۔ مقصد یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی شریعت تمام شریعتوں سے اکمل اور احسن ہے جبکہ پہلے انبیاء علیہم السلام کی شریعتیں کامل اور حسن تھیں۔

5) رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((أَلاَ تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلاَّ أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي))[23]

[22] محمد بن اسماعیل البخاری، **الجامع الصحیح**، كِتَاب الْمَنَاقِبِ ، بَابُ خَاتِمِ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حدیث: 3535-

[23] محمد بن اسماعیل البخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب المغازی، بَابُ غَزْوَةُ تَبُوكَ، وَهِيَ غَزْوَةُ الْعُسْرَةِ، حدیث: 4416-

(کیا تم راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے لیے تھے؟ مگر فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔)

اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد رسالت و نبوت کا دروازہ قیامت تک کیلئے بند ہو چکا ہے۔ اب جو بھی کسی قسم کی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا دجال ہے۔

6) سیدنا جبیر بن معظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ لِي أَسْمَاءً، أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِيَ الكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ ))[24]

(میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں کہ جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دے گا اور میں حاشر ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب کو حشر میں میرے بعد جمع کرے گا اور میں عاقب ہوں۔ یعنی سب پیغمبروں کے بعد دنیا میں آنے والا ہوں۔)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے نام پر بچوں کے نام رکھے جا سکتے ہیں۔ خود رسول اللہ ﷺ نے اپنے لخت جگر کا نام "جد اعلیٰ" حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام پر ابراہیم رکھا۔ حضرت عبد اللہ بن سلام کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو انہوں نے نام یوسف رکھا تھا اور اسے اپنی گود میں بٹھایا۔[25]

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کے بارے میں بھی اشارہ ہے کہ اگر نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کا سلسلہ جاری رہنا ہوتا تو آپ کے صاحبزادے زندہ رہتے، لیکن آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

7) سیدنا عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے بیٹے ابراہیم (رضی اللہ عنہ) کے بارے میں فرمایا:

((مَاتَ صَغِيرًا، وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم نَبِيٌّ عَاشَ ابْنُهُ، وَلَكِنْ لاَ نَبِيَّ بَعْدَهُ))[26]

---

[24] محمد بن اسماعیل البخاری، **الجامع الصحیح**، كِتَاب تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ، بَابُ قَوْلُهُ تَعَالَى: مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ، حدیث: 4896-

[25] محمد بن اسماعیل البخاری، **الادب المفرد**، كِتَابُ الأَسْمَاءِ ،بَابُ أَسْمَاءِ الأَنْبِيَاءِ (الریاض: مکتبہ المعارف، 1998ء)، حدیث: 838-

[26] محمد بن اسماعیل البخاری، **الجامع الصحیح**، كِتَاب الْأَدَبِ، بَابُ مَنْ سَمَّى بِأَسْمَاءِ الأَنْبِيَاءِ، حدیث: 6194-

(وہ بچپن میں ہی وفات پا گئے اور اگر محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی ہوتا تو آپ کے بیٹے زندہ رہتے، لیکن آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔)

8) امام سعید بن المسیب کی سند سے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلاَّ الْمُبَشِّرَاتُ ". قَالُوا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ " الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ ))[27]

(نبوت میں سے سوائے مبشرات کے کچھ بھی باقی نہیں رہا۔ لوگوں نے کہا: مبشرات کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نیک خواب۔)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اب نبوت کا خاتمہ ہوا ہے، البتہ مبشرات باقی ہیں، یعنی نیک خواب باقی ہیں۔

ان تمام احادیث و آثار سے معلوم ہوا اب نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔ اگر نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت جاری رہتی تو عمر بن خطاب نبی ہوتے[28]، لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبوت کا اعلان نہیں کیا، اور اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی نہیں تو اور کوئی نبی کیسے بن سکتا ہے؟

لیکن تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد بہت سے لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کر دیا، اگر ہم دیکھیں تو اس کے پیچھے بھی رسول اللہ ﷺ کی پیش گوئی نظر آتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے پیش گوئی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

((لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبًا مِنْ ثَلاَثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ))[29]

(قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک تقریباً تیس جھوٹے دجال پیدا نہ ہو لیں۔ ان میں ہر ایک کا یہی گمان ہو گا کہ وہ اللہ کا نبی ہے۔)

اس حدیث میں قیامت سے پہلے تیس دجال کے پیدا ہونے کا بیان ہے۔ جو نبوت کا دعویٰ کریں گے، ان میں سر فہرست مسلیمہ کذاب، اسود عنسی، مختار ثقفی وغیرہ ہیں۔ حدیث میں وہ لوگ مراد ہیں، جنہیں دنیوی شان و شوکت اور دبدبہ

[27] محمد بن اسماعیل البخاری، **الجامع الصحیح**، كِتَاب التَّعْبِيرِ، بَابُ الْمُبَشِّرَاتِ، حدیث: 6990۔

[28] محمد بن عیسیٰ الترمذی، **سنن ترمذی**، كتاب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب فِي مَنَاقِبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضى الله عنه (الریاض: دارالسلام، 1999ء)، حدیث: 3686۔

[29] محمد بن اسماعیل البخاری، **الجامع الصحیح**، كِتَاب الْمَنَاقِبِ، بَابُ عَلاَمَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الإِسْلاَمِ، حدیث: 3609۔

حاصل تھا، انہوں نے شیطان کے فریب میں آکر نبوت کا اعلان کر دیا، ان میں سے ایک شخص برصغیر میں بھی پیدا ہوا، جس نے نبوت کا دعویٰ کر کے خلق کثیر کو گمراہ کیا۔ اور پھر وہ دنیا میں عبرت کا شکار ہوا۔

**الکافی کی ختم نبوت سے متعلق احادیث و آثار:**

1) شیخ محمد بن یعقوب کلینیؒ (م329ھ) فرماتے ہیں:

"إِذِ الرَّبُّ - عَزَّوَجَلَّ - وَاحِدٌ ، وَالرَّسُولُ مُحَمَّدٌ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ - صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ - وَاحِدٌ ، وَالشَّرِيعَةُ وَاحِدَةٌ ، وَحَلَالُ مُحَمَّدٍ حَلَالٌ ، وَحَرَامُهُ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ." (30)

(ہمارا پروردگار بزرگ و برتر ایک ہے اور ہمارے رسول حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ ایک ہیں، ہماری شریعت ایک ہے اور قیامت کے دن تک حضرت محمد ﷺ کا حلال کیا ہوا حلال ہے اور آپ ﷺ کا حرام کیا ہوا حرام ہے۔)

صاحب الکافی امام محمد بن یعقوب الکلینیؒ نے مذکورہ قول سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ واحد ہے اور محمد ﷺ اللہ کے آخری رسول ہیں۔ شریعت اسلامیہ بھی ایک ہے، اور حلال و حرام نبی کریم ﷺ نے واضح کر دیا گیا ہے۔

2) حضرت امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہما السلام ارشاد فرماتے ہیں:

((لَقَدْ خَتَمَ اللهِ بِكِتَابِكُمُ الْكُتُبَ وَخَتَمَ بِنَبِيِّكُمُ الانْبِيَاءَ.)) (31)

(بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری کتاب (قرآن مجید) پر (آسمانی) کتابیں ختم کر دیں اور تمہارے نبی ﷺ پر انبیاء کرام کو ختم کر دیا ہے۔)

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ آخری آسمانی کتب ہے، اور نبی کریم ﷺ پر نبوت و رسالت کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔

3) حضرت امام موسیٰ کاظم نے فرمایا:

---

[30] محمد بن یعقوب الکلینی، **الکافی** (ایران: دارالحدیث، 1429ھ) 1:18-

[31] محمد بن یعقوب الکلینی، **الکافی**، كتاب الحجة ، بَابُ الْفَرْقِ بَيْنَ الرَّسُولِ وَالنَّبِيِّ وَالْمُحَدَّثِ، حدیث:446-

((عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ مُوسى عليه‌السلام، قَالَ: قَالَ: مَبْلَغُ عِلْمِنَا عَلى ثَلَاثَةِ وُجُوهٍ: مَاضٍ، وَغَابِرٍ، وَحَادِثٍ؛ فَأَمَّا الْمَاضِي، فَمُفَسَّرٌ ؛ وَأَمَّا الْغَابِرُ، فَمَزْبُورٌ؛ وَأَمَّا الْحَادِثُ، فَقَذْفٌ فِي الْقُلُوبِ وَنَقْرٌ فِي الْأَسْمَاعِ وَهُوَ أَفْضَلُ عِلْمِنَا، وَلَانَبِيَّ بَعْدَ نَبِيِّنَا.))[32]

(ہمارا علم تین طرف سے پہنچتا ہے: گذشتہ ،آئندہ اور جو حادث ہوتا ہے۔گذشتہ علم ہمارے لیے تفسیر کیا گیا ہے اور آئندہ کا علم لکھا جاچکا ہے اور جو حادث ہوتا ہے،وہ کبھی تو دل میں آتا ہے اور کبھی کانوں کے ذریعے اور یہی ہمارا بہترین علم ہے؛جبکہ ہمارے نبی کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔)

امام موسیٰ کاظم کی اس روایت سے یہ مسائل اخذ کیے جاسکتے ہیں کہ گذشتہ علم ہمارے لیے تفسیر کیا گیا ہے۔ آئندہ علم ہمارے لیے لکھا جاچکا ہے اور وہ آج قرآن وحدیث کی صورت میں ہمارے پاس موجود ہے۔جو حادث ہوتا ہے وہ کبھی دل میں کشف کی صورت اختیار کرتا ہے اور کبھی سماع کی صورت اختیار کر کے کانوں کی زینت بن جاتا ہے۔اور ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی یارسول نہیں آئے گا۔

4) ایوب بن حر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے سنا،وہ فرماتے تھے :

((عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحُرِّ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه‌السلام يَقُولُ: إِنَّ اللهَ- عَزَّ ذِكْرُهُ- خَتَمَ بِنَبِيِّكُمُ النَّبِيِّينَ؛ فَلَا نَبِيَّ بَعْدَهُ أَبَداً، وَخَتَمَ بِكِتَابِكُمُ الْكُتُبَ: فَلَا كِتَابَ بَعْدَهُ أَبَداً، وَأَنْزَلَ فِيهِ تِبْيَانَ كُلِّ شَيْءٍ، وَخَلْقَكُمْ، وَخَلْقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَنَبَأَ مَا قَبْلَكُمْ، وَفَصْلَ مَا بَيْنَكُمْ، وَخَبَرَ مَا بَعْدَكُمْ، وَأَمْرَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَ مَا أَنْتُمْ صَائِرُونَ إِلَيْهِ.))[33]

(بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کے ذریعے انبیاء کا سلسلہ ختم کیا پس اس کے بعد ہرگز کوئی نبی نہیں آئے گا اور تمہاری کتاب(قرآن)کے ساتھ آسمانی کتابوں کا سلسلہ ختم کردیا اور اس کے بعد ہرگز کوئی آسمانی کتاب نہیں اور اس میں ہر چیز کا صحیح اور کامل بیان نازل کیا اور تمہاری خلقت اور زمین وآسمانوں کی خلقت اور تم سے پہلے کے واقعات کی خبر اور تمہارے درمیان ہونے والے جھگڑوں کو ختم کرنے کا وسیلہ ہے اور تمہارے بعد بہشت ودوزخ اور تمہارے انجام کی خبریں ہیں۔)

---

[32] محمد بن یعقوب الکلینی،**الکافی** ، كتاب الحجّة ، بَابُ جِهَاتِ عُلُومِ الْأَئِمَّةِ عليهم‌السلام،حدیث:689-

[33] محمد بن یعقوب الکلینی،**الکافی** ، كتاب الحجّة ، بَابٌ فِي أَنَّ الْأَئِمَّةَ عليهم‌السلام بِمَنْ يُشْبِهُونَ مِمَّنْ مَضى وَكَرَاهِيَةِ الْقَوْلِ فِيهِمْ بِالنُّبُوَّةِ،حدیث:706-

امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں: کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے ذریعے انبیاء کرام کا سلسلہ ختم کر دیا ہے۔ پس آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اسی طرح قرآن مجید بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آخری آسمانی کتب کی شکل میں نازل ہوا ہے۔ اس کتاب میں ہر چیز کو کامل انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں تمہاری پیدائش، زمین و آسمان کی خلقت، تم سے پہلے کے واقعات، تمہارے درمیان ہونے والے جھگڑوں کو ختم کرنے کا وسیلہ ہے، اور آخرت کے خبریں کھول کھول کر بیان کی گئی ہیں۔

5) حضرت ابو سعید غانم ہندی فرماتے ہیں:

((إِنَّا نَقْرَأُ فِي كُتُبِنَا أَنَّ مُحَمَّداً خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، لَانَبِيَّ بَعْدَهُ))[34]

(ہم اپنی کتابوں میں پڑھتے ہیں کہ محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں، کیونکہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔)

مندرجہ بالا احادیث و آثار اس بات پر دلالت کرتی ہیں نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور جو نبوت کا دعوی کرئے گا وہ کذاب اور جھوٹا ہے۔ اس لئے تمام امت اسلامیہ کے مقتدر علماء نے نبوت کا دعویٰ کرنے والے کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔

**اجماع صحابہ اور ختم نبوت:**

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس بات پر اجماع تھا کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد بہت سے لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ ان لوگوں میں مسیلمہ کذاب، طلحیہ اور سجاح نامی لوگ شامل تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان لوگوں کے خلاف آواز جہاد بلند کیا۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور میں مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ لڑی گئی۔ اس کے علاوہ صحابہ کرام نے اجتماعی طور پر متفق ہو کے ان کا سامنا کیا اور ان کو جہنم واصل کیا۔

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں:

"﴿وَخَاتَمَ النَّبِيين﴾ ختم الله بِهِ النَّبِيين قبله فَلَا يكون نَبِي بعده"[35]

---

[34] محمد بن یعقوب الکلینی، **الکافی**، كتاب الحجّة، بَابُ مَوْلِدِ الصَّاحِبِ عليه السلام، حدیث:1359-

[35] محمد بن یعقوب فیروز آبادی، عبد اللہ بن عباس، ***تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس*** (لبنان: دار الكتب العلمية، س ن)، 354-

(خاتم النبیین کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ انبیاء حضور ﷺ کی ذات اقدس پر ختم فرما دیا ہے پس آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہو گا۔)

گویا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس پر اجماع تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا اور آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں۔

**ختم نبوت پر علمائے امت کا اجماع:**

1) **امام ابن قیم لفظ عاقب اور خاتم کو ہم معنی قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:**

"والعاقب: الذي جاء عقيب الأنبياء، فليس بعده نبي. فإن العاقب هو الآخر، فهو بمنزلة الخاتم"[36]

(اور آپ ﷺ عاقب ہیں جو تمام انبیاء کے پیچھے تشریف لائے۔ پس آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، سو عاقب سے مراد آخری ہے اور یہ خاتم کے ہم معنی ہے۔)

2) **امام ابن حجر عسقلانی یوں رقم طراز ہیں:**

"وَفَضْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سَائِرِ النَّبِيِّينَ وَأَنَّ اللَّهَ خَتَمَ بِهِ الْمُرْسلين وأكمل بِهِ شرائع الدّين"[37]

(نبی اکرم ﷺ تمام انبیاء علیہم السلام پر فضیلت رکھتے ہیں اور اللہ نے آپ ﷺ پر رُسُلِ عظام کی بعثت کا سلسلہ ختم کر دیا اور آپ ﷺ کے ذریعے شریعت کی تکمیل فرما دی۔)

3) **محسن علی نجفی فرماتے ہیں:**

"حدیث نبوی میں تواتر سے ثابت ہے کہ رسول خاتم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اسی لیے ختم نبوت پر امت کا اجماع قائم ہے۔"[38]

[36] محمد بن ابی بکر المعروف ابن قیم الجوزیہ، **زاد المعاد في هدي خير العباد** (بیروت: دار ابن حزم، 2019ء)، 1:82۔

[37] احمد بن علی عسقلانی، **فتح الباری بشرح صحیح البخاری** (بیروت: دار المعرفۃ، 1379ھ)، 6: 559۔

[38] محسن علی نجفی، **الکوثر فی تفسیر القرآن** (لاہور: مصباح القرآن ٹرسٹ، 2016ء)، 7:78۔

پس عقیدہ ختم نبوت جس طرح قرآن کریم کے نصوص قطعیہ سے ثابت ہے اسی طرح نبی کریم ﷺ کی احادیث متواترہ سے بھی ثابت ہے اور تمام علمائے اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور اگر کوئی نبوت کا دعوی کرے گا تو وہ کافر قرار پائے گا۔ پہلی صدی سے لے کر آج تک جتنے بھی علماء اسلام آئے اگر ان کی زندگی کو پرکھا جائے تو ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ انہوں نے نہ صرف ختم نبوت کا پرچار کیا بلکہ نبوت کا دعویٰ کرنے والوں کو کافر قرار دیا۔

**خلاصہ بحث:**

لفظ "خاتم" کے معانی مہر لگانے، اور آخری کے ہیں ۔ نبوت و رسالت کی تکمیل آپ ﷺ پر ہو چکی، لہذا آپ ﷺ کی نبوت اور شریعت آخری ہے۔ آپ ﷺ کی تشریف آوری کے بعد قدرتی طور پر وہ تمام اسباب ختم ہو گئے جس کے لیے ایک نبی کو بھیجا جاتا تھا، اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم آخری الہامی کتاب اور حدیث رسول کو تشریح قرآنی کا حصہ بنایا، جس سے شریعت الٰہی کو کمال پہنچا، اللہ تعالیٰ نے دین کو اس طرح محفوظ کر دیا کہ اس سے تحریف و تبدل کا خطرہ بھی ختم ہو گیا۔ قرآن مجید میں ختم نبوت سے متعلق نصوص موجود ہیں، اسی طرح الجامع الصحیح اور الکافی کی احادیث و آثار کے مطالعہ سے بھی یہ معلوم ہوا کہ آپ خاتم النبیین ہیں، آپ ﷺ کی ختم نبوت پر صحابہ کرام اور امت مسلمہ کا اجماع بھی ہے۔ جو نبوت کا دعویٰ کرئے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے، اور ایسے شخص کے خلاف جنگ کرنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل سے ثابت ہے۔

**نتائج:**

1) قرآنی نصوص بھی اس بات کی دلالت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔
2) الجامع الصحیح اور الکافی کے مطالعہ سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی اور نبی یا رسول نہیں آئے گا، اور جو شخص نبوت کا دعویٰ کرئے وہ کذاب اور جھوٹا ہے۔
3) حدیث کے تواتر سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔
4) جو شخص نبوت کا دعویٰ کرئے ان کے خلاف جنگ کرنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل سے ثابت ہے۔
5) امت مسلمہ کا اجماع ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی اور نبی یا رسول نہیں آئے گا۔